مَنْ یُرِدِاللّٰہُ بِہٖ خَیْرً یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْن

تَلْخِیْصِ ہِدَایَہ

کتاب النکاح
و
کتاب الطلاق

(کنز المدارس بورڈ کے نصاب میں شامل)

ملخص

نیاز رضا عطاری

تَلْخِیْصِ ہِدَایَہ

کِتَابُ النِّکَاحِ وَ الطَّلَاقِ

ملخص : نیازرضاعطاری

تقریظ جلیل :- استاذالعلماء سید خادم حسین شاہ قادری

تقریض

الحمدُللہ رب العلٰمین والصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیا والمرسلین ۔ اما بعد

فقہ حنفی کی مشہور ترین کتاب بنام ھدایہ شریف جو کہ درس نظامی کہ نصاب میں شامل ہے، یہ کتاب کنزالمدارس بورڈ کے نصاب میں تقریباً مختلف درجات میں مکمل شامل ہے ۔

عالیہ دوم (درجہ سادسہ) میں کتاب النکاح وکتاب الطلاق شامل نصاب ہے جو کہ سال 2023 میں پڑھائی گئی ۔

درجہ سادسہ کے طالب علم محمد نیاز عطاری نے اس کتاب کو تلخیص کر کے تصنیف کیا ہے بعض مقامات میں سے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ۔ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ انہوں نے انتہائی محنت سے اس کو سمجھ کر تحریر کیا ہے ۔

اللہ کریم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور طلباء کرام کے لئے اس کو نافع بنائے اور مولانا موصوف کو اس پر اجر عظیم عطا فرمائے ۔۔

آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سید خادم حسین شاہ قادری (عفی عنہ)

بروز جمعرات 08-02-2023

علمِ فقه کی ابتدائی
معلومات

عِلمِ فقہ کی تعریف؛

لغوی؛ کسی چیز کے جاننے اور معلوم کرنے کا نام ہے۔

اصطلاحِ فقہاء میں اسکی تعریف یوں ہے؛

العم بالاحكام الشرعية الفرعية المكتسبة من ادلتها التفصيلية۔

یعنی: ان احکامِ شرعیہ فرعیہ کا جاننا جو اپنے تفصیلی دلائل سے اخذ کیے گئے ہوں۔

عِلمِ فقہ کا موضوع؛

اس علم میں مکلف مسلمان کے فعل یعنی فرض واجب حلال حرام مستحب اور مکروہ وغیرہ سے بحث کی جاتی ہے۔

عِلمِ فقہ کی غرض وغایت؛

عِلمِ فقہ کی غرض وغایت احکامِ شرعیہ کو جان لینا ہے۔

امام زفر کی علم فقہ سے محبت

علماء کرام فرماتے ہیں :

امام زفر علم فقہ کو ایسے یاد کرتے تھے جیسے قرآن کو یاد کیا جاتا ہے ۔

(اخبار ابی حنیفہ ج 1 ص 111)

الاشتقاق میں ہے کہ :- امام زفر فقہ حنفی کے اعتبار سے کوفہ کے سب بڑے عالم تھے ۔

(الاشتقاق ج 1 ص 214)

صاحبِ ہدایہ کا
مختصر تعارف

نام وکنیت؛

ابو الحسن برہان الدین علی بن ابو بکر مرغینانی ، اور اپکا نسب حضرت ابو بکر صدیق جو کہ خلیفہ اول تھے ان سے جا ملتا ہے اس اعتبار سے آپ صدیقی بھی ہیں۔

ولادتِ باسعادت؛

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 511ھ مرغینان (نزد فرغانہ) ازبکستان میں ہوئی۔

حصولِ علم؛

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وقت کے مشہور علماء کرام سے علمِ فقہ حاصل کیا ہے ، جن میں سے مفتی الثقلین نجم الدین ،ابو حفص عمر نسفی ، صدر الشہید حسام الدین ، عمر بن عبد العزیز ، ضیاء الدین محمد بن حسین و غیرہ شامل ہیں۔

تلامذہ؛

آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک بڑی جماعت نے علم فقہ حاصل کیا ہے، جن میں شمس الائمہ کردی ، برہان الدین زرنوجی وغیرہ شامل ہیں۔

ہدایہ شریف لکھنے کی وجہ؛

صاحبِ ہدایہ نے سب سے پہلے امام محمد کی "الجامع الصغیر" اور امام قدوری کی "المختصر" سے استفادہ کرتے ہوئے "بدایۃ المبتدی "لکھی اور "بدایۃ المبتدی" کا متن تیار کیا۔ پھر "کفایۃ المنتھی" کے نام سے ایک ضخیم شرح لکھی ہے، صاحب ہدایہ نے سوچا کہ اس کی طوالت کی وجہ سے لوگ متوجہ نہیں ہوں گے، اس لئے کفایۃ المنتھی کا اختصار کیا، اسکا نام "الھدایہ" رکھا جو ہمارے درمیان موجود ہے۔

فقہ حنفی میں آپکا مقام و مرتبہ؛

فقہ حنفی میں فقہاء کے جو مراتب ہیں ان میں صاحب ہدایہ علامہ مرغینانی مجتہد فی المذھب ہیں۔

امام رافعی، شہاب الدین مرجانی اور مولانا عبد الحی لکھنوی نے اس کو تسلیم کیا۔

تصانیف:

1: کتاب الجموع النوازل 2: کتاب فی الفرائض 3: بدایۃ المبتدی 4: کفایۃ المنتھی 5: کتاب التنجیس ولمزید 6: مناسکِ الحج 7: کتاب نشر المذہب۔

وفات:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات 14 ذی الحجہ (593ھ) میں سمرقند کے شہر میں ہوئی۔

ہدایہ کی مشہور شروحات:

ہدایہ فقہی حنفی کی مشہور و معروف ومستند و مدلل کتاب ہے، یہ کتاب عقلی ونقلی دلائل سے مزین ہے جس کی وجہ سے اہل علم حضرات نے اس کی شرح و توضیح مختلف انداز اور مختلف زبانوں میں کی ہے، بعض اہم کتاب کا مختصر تعارف پیش خدمت ھے۔

1 ۔۔ فتح القدیر: علامہ کمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف بابن الھمام الحنفی کی مایہ ناز شرح ہے۔

2 ۔۔ نصب الرایہ فی تحریج احادیث الہدایہ: علامہ زیلعی جمال الدین یوسف زیلعی نے ان احادیث کی تخریج کی ہے جو ہدایہ میں بطور استدلال مصنف نے ذکر فرمائیں ہیں، علامہ زیلعی نے نصب الرایہ میں فقہاءاحناف کے مستدلات کو جمع فرمایا ہے۔

3 ۔۔ حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی نے "الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ" کے نام سے تصنیف فرمائی ہے، یہ کتاب بھی کتب تخریج میں سے ھے۔

4۔۔ ابو محمد محمود بن احمد بدرالدین عینی نے "البنایۃ فی شرح الہدایہ" تحریر فرمائی ہے، جو کہ اپنی مثال آپ ہے۔

5 ۔۔ علامہ اکمل الدین بابرتی نے ایک بہترین شرح "العنایہ فی شرح الہدایہ" لکھی ہے۔

مزید شروحات کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

الفوائد، _النہایۃ حسام الدین بن حسن بن علی سغناقی، _معراج الدرایۃ، _نہایۃ الکفایۃ، _غایۃ السروجي _تکملۃ الفوائد، _خلاصۃ النہایۃ، _غایۃ البیان، _التوشیح، _الکفایۃ، _النہایۃ عیني، _نہایۃ النہایۃ ابن شحنۃ _ارشاد الروایۃ، _شرح اخی زادہ، _سلالۃ الھدایۃ، _شرح خلاطی، _شرح طرسوسي، _حاشیۃ قاري الھدایۃ، وغیرذالک۔

صاحب ہدایہ کی
اصطلاحات

نمبر۔1

مصنف کسی مسئلہ کو ثابت کرتے ہوئے سابقہ قرآنی دلیل کی طرف "لما تلونا" سے اشارہ کرتے ہیں۔

نمبر۔2

سابق میں بیان کردہ حدیث کی طرف "لما روینا" سے اشارہ کرتے ہیں۔

نمبر۔3

حدیث کو خبر اور صحابہ کے قول کو اثر سے تعبیر کرتے ہیں، کبھی فرق نہیں کرتے۔

نمبر۔4

مجموعی اعتبار سے جو دلیل پیچھے گزری ہو، اس کی طرف "لما ذکرنا" سے اشارہ کرتے ہیں۔

نمبر۔5

سابق میں بیان کردہ مسئلہ کی علت کی طرف "لما بینا" سے اشارہ کرتے ہیں ،لھذا لما ذکرنا عام معنی میں استعمال کرتے ہیں اور لما بینا خاص معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

نمبر۔6

صاحب ہدایہ اپنی عبارت قال العبد الضعیف سے پیش کرتے ہیں آپکے وصال کے بعد تلامذہ نے اس کو قال رضی اللہ عنہ کردیا۔

نمبر۔7

مشائخنا سے مراد ماواء النہر کے علماء ہیں۔

نمبر۔8

دیارنا سے ماوراءالنہر مراد ہوتا ہے۔

نمبر۔9

عند فلان کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان کا مذہب ہے۔

نمبر۔10

عن فلان کا مطلب یہ ہے کہ ان کا ایک قول ہے۔

نمبر۔11

"الاصل" سے مراد امام محمد کی کتاب "مبسوط" مراد ہوتی ہے۔

نمبر۔12

"الکتاب" سے مراد متن کتاب "قدوری" مراد ہے۔

نمبر۔13

جب "ھذا ھو الصحیح" کہیں تو کسی امام سے اختلاف کرتے ہیں۔

نمبر۔14

اعتبارا بکذا سے قیاس کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

نمبر۔15

ھذافی معناہ، لیس فی معناہ، یلحق بہ ولایلحق بہ سے نص کی دلالت اور عدم دلالت کی طرف اشاہ کرتے ہیں۔

نمبر۔16

اصل ھذا سے کبھی مسئلہ کی بنیاد کی طرف، کبھی قاعدہ کلیہ و ضابطہ کی طرف، کبھی مسئلہ کی دلیل کی طرف، کبھی مقیس علیہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں، سیاق و سباق سے اس کی تعیین اوراس کا لحاظ کرنا چاہئے۔

تفقہ یعنی علم فقہ کیا شی ہے؟

امام اہل سنت امام احمد رضا خاں فرماتے ہیں : تفقہ فقط کتاب سے عبارت دیکھ لینے اور لفظی ترجمہ سمجھ لینے کا نام نہیں بلکہ مقصد شرع کا ادراک اور احوال بلاد و عباد پر نظر رکن اعظم تفقہ ہے۔

(فتاوی رضویہ 261/11)

مزید فرماتے ہیں : عربی عبارت میں "من، علی، فی" کا ترجمہ سمجھ لینا اور بات ہے اور مقاصد و مراد و مرام (مقصود) علمائے اعلام تک رسائی اور (بات ھے) ۔

(فتاوی رضویہ 311/6)

ابتدائی تعریفات

نکاح:- ایسا عقد جس کے ذریعے ملک بضعہ حلال ہوسکے۔

نکاح متعہ:- مرد کا عورت سے مال کے بدلے میں مقررہ دن تک نکاح کرنا۔

نکاح موقت:- وقتی نکاح مثلاً شوہر کا عورت سے دس دنوں تک دو گواہوں کی موجودگی میں نکاح کرنا۔

نکاح فضولی:- وہ نکاح جو کوئی شخص کسی مرد یا عورت کا اسکی اجازت کے بغیر کردے۔

املاک مرسلہ:- کسی بھی چیز پر ملکیت کا دعوی کرنا بغیر شرا یا وراثت کی تعیین کے۔

ولایت:- غیر پر تصرف کا حق حاصل ہونا۔

ضرر خفی:- جسکا تدارک ممکن ہو۔

ضرر جلی:- شوہر کو دو اور تین طلاق کا حق ملنا ضرر جلی ھے۔

خیار بکر:- وہ خیار جو عورت کو بالغ ہونے پر ملے۔

خیار بلوغ:- وہ خیار جو زوجین کو بالغ ہونے پر ملے۔

غیبۃ منقطعہ:- ولی اقرب ایسے شہر میں چلا جائے جہاں پر قافلے سال میں صرف ایک بار جاتے ہوں۔

کفو:- مرد کا نسب وغیرہ میں اس حیثیت سے ہونا کہ اولیا کے لئے سبب عار نہ ہو۔

کفو فی المال:- مرد کا عورت کے نفقہ اور مہر پر قادر ہونا۔

مھر:- وہ مال جو شریعت کی جانب سے ملک بضعہ کا عوض ہو کر واجب ہو۔

متعہ فی النکاح:- تین چیزیں ہیں۔ 1 .. کرتی 2 .. اوڑھنی 3 .. چادر

مفروض فی العقد:- وہ مہر وقت نکاح مقرر ہو۔

مفروض بعد العقد:- وہ مہر جو بعد النکاح مقرر ہو۔

خلوت صحیحہ:- وہ مقام جہاں کوئی مانع وطی نہ ہو۔

خلوت فاسدہ:- وہ مقام جہاں کوئی مانع وطی موجود ہو۔

مجبوب:- وہ شخص جو مقطوع الذکر والخصیتین ہو۔

مہر مثل:- وہ مہر جو باپ کی جانب والی عورتوں کے برابر ہو۔

لبن فحل:- عورت میں جس مرد کے سبب دودھ اترے۔

طلاق احسن:- ایسے طہر میں طلاق دینا جس میں جماع نہ کیا ہو۔

طلاق حسن:- مدخول بھا کو تین طہر میں تین طلاق دینا۔

طلاق بدعی:- مرد اپنی عورت کو ایک کلمہ میں تین طلاق دے یا ایک طہر میں تین طلاق دے۔

سنۃ فی الوقت:- مدخول بھا کے ساتھ خاص ہے اور وہ یہ ہے کہ ایسے طہر میں طلاق دینا جس میں جماع نہ کیا ہو۔

سنۃ فی العدد:- مدخول بھا و غیر مدخول بھا اس میں برابر ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک طہر میں فقط ایک طلاق دینا۔

آیسۃ:- وہ عورت جسے عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو۔

ایلا:- مرد اپنی عورت کو کہے واللہ لا اقربک اربعۃ اشہر تو وہ مولی یعنی ایلا کرنے والا ھے۔

ظہار: محللہ عورت کو محرّمہ عورت سے تشبیہ دینا۔

كِتَابُ النِّكَاحِ

سوال 1:- نکاح کی تعریف اور اس کا لغوی معنی بیان کریں ؟

جواب:- نکاح کی تعریف :- " ایسا عقد جس کے ذریعے ملک بضعہ حلال ہوسکے"۔

لغوی معنی : الضم یعنی "ملانا"۔

سوال 2:- نکاح کن الفاظ کے ذریعے منعقد ہوتا ہے ؟

جواب:- نکاح منعقد ہو جاتا ہے ان الفاظ کے ذریعے : نکاح، تزویج ، ھبہ ، تملیک صدقہ ، وغیرہ

عند الشافعی : نکاح صرف لفظِ نکاح اور تزویج سے منعقد ہو گا ۔

سوال 3:- کن الفاظ کے ذریعے نکاح منعقد نہیں ہوتا ؟

جواب:- ان تمام الفاظ سے نکاح منعقد نہیں ہوتا، لفظِ اجارہ ، اباحہ ، احلال ، اعارہ ، وصیت وغیرہ ۔

سوال 4:- لفظ تملیک سے نکاح منعقد ہو گا یا نہیں - ؟

جواب:- عند الشوافع : نکاح منعقد نہیں ہو گا ۔

دلیل:- لفظ تملیک نکاح کے معنی میں نہ حقیقت ہے نہ مجاز ۔ اس لیئے کہ نکاح کا معنی ہے ملنا جبکہ مالک اور مملوک کے درمیان کوئی ملنا نہیں ہوتا ۔

عند الاحناف :- لفظ تملیک سے نکاح منعقد ہو جائے گا اس لیئے کہ تملیک سبب ہے ملک متعہ کے لیئے اپنے محل میں ملک رقبہ کے واسطے سے جو کہ نکاح میں ثابت ہے اور سبب بھی مجاز کی ایک قسم ہے لھذا لفظ تملیک سے نکاح درست ہے ۔

سوال 5:- نکاح کے گواہوں میں عدالت شرط ہے یا نہیں؟

جواب:- عند الشافعی :- نکاح کے گواہوں کا عادل ہونا شرط ہے

دلیل:- شھادۃ اہل کرامت کے باب سے ہے اور فاسق اہل اھانت میں سے ہے ۔

لہذا فاسق کا گواہ بننا درست نہیں ۔

عندالاحناف :- نکاح کے گواہوں میں عدالت شرط نہیں ۔
دلیل :- فاسق جب اہل ولایت میں سے ہے تو وہ اہل شہادت میں سے بھی ہو گا اس کی وجہ یہ ہے کہ جب اسلام لانے کی بنا پر اسے اپنے نفس پر ولایت حاصل ہے تو وہ اپنے غیر پر بھی ولایت سے محروم نہیں ہو گا کیونکہ اس کا غیر اس کی جنس سے ہے لھذا اس طرح فاسق کا گواہ بننا درست ہے ۔

سوال 6 :- ذمی گواہوں کی موجودگی میں کتابیہ سے نکاح کرنا کیسا ۔؟
جواب :- عند امام محمد و زفر : مسلمان نے دو ذمیوں کی موجودگی میں کتابیہ سے نکاح کیا تو جائز نہیں
دلیل :- مسلمان پر کافر کی شہادت کا کوئ اعتبار نہیں جبکہ نکاح میں ایجاب و قبول کے سننے کا نام ہی شہادت ہے اس لیے ذمیوں کا بوقت عقد موجود ہونا نہ ہونے کی مثل ہے ۔
عند الشیخین :- نکاح جائز ہے ۔
دلیل :- نکاح میں شہادت شوہر کے لیئے ملک متعہ ثابت کرنے کے لیے مشروط ہوتی ہے ۔ لھذا یہ شہادت مسلمان شوہر کے حق میں ہوگی اور اس کی مخالفت میں نہیں ہوگی اور مسلمان کے فائدے اور اس کے حق میں کافر کی شہادت معتبر ہے لھذ اس مسئلے میں بھی معتبر ہوگی ۔

سوال 7 :- من امر رجلا بان یزوج ابنۃ الصغیرہ عبارت کی تشریح کریں ؟
جواب :- جو شخص کسی بندے کو حکم دے اس بات کا کہ وہ اس کی چھوٹی بیٹی کا نکاح کردے اور اس شخص نے اس بچی کا نکاح کر دیا اس حال میں کہ اس لڑکی کا باپ موجود تھا اور گواہ صرف ایک بندہ تھا باپ اور اس وکیل کے علاوہ، تو یہ نکاح کرانا جائز ہے۔

سوال 8 :- مرد کے لیئے کن عورتوں سے نکاح حلال نہیں ؟
جواب :- ماں , دادی , بہن , بیٹی , بھتیجی , بھانجی اسی طرح خالہ اور پھوپھیاں ان سب ذکر کردہ

عورتوں سے نکاح جائز نہیں ۔

سوال 9 :- فان تزوج اختین فی عقدین اس مسئلے کی وضاحت کریں ؟
جواب :- اگر کسی شخص نے 2 بہنوں سے دو عقد میں نکاح کیا اور معلوم نہیں کہ ان میں سے پہلے کس سے نکاح ہوا تو اس نکاح میں تفریق کردی جائیگی گی
دلیل :- کیونکہ ان 2 میں سے ایک کا نکاح تو یقینی باطل ہے اور دوسرے کے نکاح کی تعیین کی طرف کوئی راہ نہیں لھذا تفریق ہوگی اور دونوں کے لیے نصف مہر ہوگا ۔

سوال 10 :- لا باس بان یجمع بین امراۃ و بنت زوج اس مسئلے کی وضاحت کریں ؟
جواب :- کسی بھی شخص کا عورت کو اور اس عورت کے شوہر اول کی بیٹی جو دوسری طرف سے ہو نکاح میں جمع کرنا جائز ہے ۔
دلیل :- کیونکہ ان کے مابین نا رضاعت کا رشتہ ہے اور نا ہی قرابت کا۔

سوال 11 :- ”من زنی بامرۃ حرمت علیہ امراتھا و بنتھا“ مذکورہ مسئلہ میں احناف و شوافع کا اختلاف لکھیں؟
جواب :- عند الشوافع : زنا سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوگی ۔
دلیل :- حرمت مصاہرت ایک نعمت ہے لھذا یہ ممنوع شئ (زنا) سے ثابت نہیں ہوگی ۔
عند الاحناف :- زنا سے حرمت مصاہرت ثابت ہوگی
دلیل :- وطئ کرنا ولد کے واسطے جزئیت کا سبب ہے حتی کہ ولد ان دونوں (واطئ موطوئہ) کی طرف کامل طور پہ منسوب ہوتا ہے تو موطوئہ کے اصول و فروع واطئ پر اپنے اصول و فروع کی طرح حرام ہو جائینگے اسی طرح بر عکس بھی معاملہ ہوگا ۔

سوال 12 :- ”من مستہ بشھوت حرمت علیہ امھا و بنتھا“ اس مسئلے میں احناف و شوافع کا مؤقف لکھیں ؟
جواب :- اختلافی مسئلہ : مس بالشھوت سے حرمت مصاھرت ثابت ہوگی یا نہیں

عند الشوافع : مرد کا عورت کو یا عورت کا مرد کو شہوت سے چھونا حرمت مصاهرت کو ثابت نہیں کرے گا۔

دلیل: مس اور نظر میں دخول کا معنی موجود نہیں اور اسی سے حرمت کا تعلق ہوتا ہے ۔

عند الاحناف :- حرمتِ مصاهرت ثابت ہوگی۔

دلیل: مس اور نظر ایسے سبب ہیں جو وطی کی طرف لے جاتے ہیں تو ان دونوں کو مقامِ احتیاط پہ وطی کے قائم مقام کر دیں گے لھٰذا حرمت ثابت ہوگی۔

سوال 13 :- "اذا طلق امراتہ طلاقا بائنا او رجعیا لم یجز ان یتزوج" مندرجہ ذیل عبارت میں احناف و شوافع کا مؤقف لکھیں ؟

جواب :- عند الشوافع : مطلقہ کی عدت میں اس کی بہن سے نکاح کرنا جائز ہے ۔

دلیل :- طلاق بائن یا طلاق ثلاث میں رجوع کا شبہ نہیں ہوتا یہ دونوں (بائن و طلاق ثلاث) نکاح کے لیئے قاطع و خاتم ہیں لھذا جب ان کا اطلاق کیا جائے تو پورا عمل دیں گے اور پورا عمل یہ ہے من کل وجہ نکاح منقطع ہو جائیگا اور جب مطلقہ سے نکاح منقطع ہوگیا تو اسکی بہن سے نکاح جائز ہے اس بات پر ایک دلیل یہ بھی کہ اگر دورانِ عدت شوہر بیوی سے وطئ کرے تو شوہر پر حد جاری ہوگی پتہ چلا کہ نکاح باقی رہا جبھی تو حد جاری ہوئی ۔

عند الاحناف :- مطلقہ کی عدت میں اس کی بہن سے نکاح جائز نہیں ۔

دلیل :- نکاح اولی کے بعض احکام باقی ہیں مثلا نفقہ, خروج عن البیت سے روکنا, سکنی وغیرہ لہذا نکاح من وجہ باقی ہے، رہی بات قاطع کے اثر کی تو عمل نکاح ابھی باقی ہے لھذا قاطعِ نکاح من کل وجہ عمل نہیں کرے گا ۔

حد کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ اولاً ہم تسلیم نہیں کرتے کہ یہ وطئ موجب الحد ہے جیسا کہ مبسوط کی کتاب الطلاق میں یہ اشارہ موجود ہے اور اگر تسلیم کر بھی لیں تو طلاق ثلاثہ کے بعد حلت وطئ کے ختم ہونے کی بنا پر یہ وطئ زنا ہوگی اور زنا لا محالہ موجب حد ہے لیکن نکاح کے بعض احکام کی وجہ سے حلت نکاح و حلت وطئ ختم نہیں ہوئی اس لئے دوسری بہن کو

نکاح میں لانا درست نہیں ۔

سوال 14 :- "لا یتزوج المولی امتہ ولا المراۃ عبدھا" اس عبارت کی وضاحت کریں ؟

جواب:- آقا کا اپنی باندی سے اور عورت کا اپنے غلام سے نکاح کرنا جائز نہیں ۔

دلیل: نکاح کو مشروع کیا گیا ہے چند ایسے فوائد کے لیئے جو متَناکِحین کے درمیان مشروع ہیں ۔ اور یہ بات یعنی عبد اور مملوکیت اس کے منافی ہے ۔

سوال 15 :- کتابیات و ثنیات اور صائبات سے نکاح کا حکم بیان کریں ؟

جواب:- کتابیات سے نکاح کرنا جائز ہے ۔

دلیل: حدیث مبارکہ (سنوا بھم سنت اھل الکتاب الخ) ۔

وثنیات سے نکاح کرنا جائز نہیں ۔

دلیل: (لا تنکحوا المشرکات حتی یؤمن)

صائبات سے نکاح جب جائز ہے کہ وہ نبی پر ایمان رکھتے ہوں، اور ایمان نہیں رکھتے ہوں تو ناجائز ہے ۔

سوال 16 :- "یجوز للمحرم و للمحرمۃ" مسئلے کی وضاحت کریں؟

جواب:- مُحرِم اور مُحرِمَہ کے لیے جائز ہے کہ وہ اِحرام کی حالت میں نکاح کریں، یہ احناف کے نزدیک جائز ہے ، شوافع کے نزدیک جائز نہین۔

سوال 17 :- " یجوز تزوج الامۃ مسلمۃ او کتابیۃ " اختلاف واضح کریں؟

جواب:- مسلمان یا کتابیہ لونڈی سے نکاح کرنا

عند الشوافع :- آزاد مرد کا کتابیہ لونڈی سے نکاح کرنا جائز نہیں ۔

دلیل: کیونکہ یہ ضرورت کی وجہ سے ہے اور ضرورت مسلمہ سے پوری ہو سکتی ہے لھٰذا کتابیہ کی حاجت نہیں ۔

عند الاحناف :- اس نکاح کا جواز مطلقا ہے

دلیل: "فانکحو ما طاب لکم من النسآءِ " ۔

سوال 18 :- "لا یتزوج امۃ علی حرۃ" اختلافی مسئلہ واضح کریں ؟

جواب :- مطلقہ حرہ کی عدت میں باندی سے نکاح جائز ہے یا نہیں ۔

عند الطرفین :- مطلقہ حرہ کی عدت میں باندی سے نکاح جائز ہے ۔

دلیل :- اس میں کوئی مضائقہ نہیں یہ نکاح باندی کو آزاد پر پیش کرنے والا نہیں ہے اور یہی حرام ہے ۔ اسی وجہ سے اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ آزاد کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح نہیں کرونگا اور حرہ کی عدت میں باندی سے نکاح کرے تو وہ شخص حانث نہیں ہوگا ۔

عند ابی حنیفہ :- مطلقہ حرہ کی عدت میں باندی سے نکاح جائز نہیں ہے ۔

دلیل :- طلاق کے بعد نکاح کے بعض احکام کے باقی ہونے کی وجہ سے ۔ لھذا احتیاط کے پیش نظر روک دیا جائے گا اور رہی بات حلت کی تو وہاں مقصود باری ہوتی ہے کہ میں تیری باری میں کسی اور کے پاس نہیں جاؤنگا اس وجہ سے اگر نکاح کرے تو حانث نہیں ہوگا ۔

سوال 19 :- حبلی من الزنا سے نکاح کرنا کیسا مع اختلاف بیان کریں ؟

جواب :- زنا سے حمل شدہ عورت سے نکاح کرنا

عند الطرفین: زنا سے حمل شدہ عورت سے نکاح جائز ہے ۔

دلیل: حرمت کے نہ ہونے کی وجہ سے ۔

عند ابی یوسف:- زنا سے حمل شدہ عورت سے نکاح جائز نہیں۔

دلیل :- یہ نکاح فاسد ہے۔

سوال 20 :- حاملہ من السبی اور حاملہ من ام ولد کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب : دونوں سے نکاح باطل ہے ۔

سوال 21 :- نکاح کے جواز کی صورت میں باندی سے قبل الاستبرا وطیٔ کرنا کیسا۔؟ مع اختلاف بتائیں

جواب :- عند محمد : قبل الاستبراِ وطیٔ کرنا درست نہیں ہے ۔

دلیل :- شغل کے احتمال کی وجہ سے رحم کا خالی کرنا واجب ہے جیسا کہ شرا میں ہوتا ہے ۔

عند الشیخین :- باندی سے قبل الاستبراِ وطیٔ کرنا درست ہے ۔

دلیل :- شریعت کا حکمِ جواز کرنا اس بات کی نشانی ہے کہ باندی مولی کے پانی سے خالی ہے استحبابًا اور وجوبًا استبرا کا حکم نہیں دیں گے بخلاف شرا کے وہاں پر شغل کا احتمال ہے ۔

سوال 22 :- نکاحِ متعہ و نکاحِ مؤقت کا حکم لکھیں ؟

جواب :- نکاح متعہ و نکاح مؤقت دونوں باطل ہیں۔

مسئلہ :- جس شخص نے ایک عقد میں دو عورتوں سے نکاح کیا اور ان میں ایک سے نکاح حلال نہ تھا تو جس سے نکاح حلال ہے اس سے نکاح درست اور دوسری سے باطل ہے ۔

سوال 23 :- بیک وقت کتنی عورتوں کو نکاح میں رکھا جاسکتا ھے ۔ ؟

جواب :- عند الشافعی : آزاد ہوں تو چار باندی ہو تو ایک نکاح میں رکھنا جائز ہے ۔

دلیل :- باندی سے نکاح ضرورت کی بنا پر جائز ہے اور ضرورت ایک سے پوری ہو جائیگی ۔

عند ابی حنیفہ :- آزاد عورتیں ہوں یا باندیاں ہوں چاروں کو بیک وقت نکاح میں رکھنا جائز ۔

دلیل :- فانکحو ما طاب لکم من النسا الخ.. آیت میں لفظ نسا باندی و آزاد دونوں کو شامل ہے ۔ لھذا چار کا حکم آزاد و باندی دونوں کو شامل ہوگا ۔

سوال 24 :- غلام کا دو سے زائد نکاح کرنا کیسا ۔؟

جواب :- عند امام مالک : غلام کے لئے دو سے زائد نکاح کرنا جائز ہے ۔

دلیل :- کیونکہ غلام نکاح کے حق میں بمنزلہ حر کے ہے حتی کہ غلام بغیر اذن مولی کے نکاح کا مالک ہے ۔

عند الاحناف :- غلام کے لیئے دو سے زائد نکاح جائز نہیں ۔

دلیل :- رقیت نکاح کی نعمت کو آدھا کر دے گی لھذا غلام کو دو کا حق ہو گا اور آزاد کو چار کا تاکہ آزاد کا شرف ہونا ظاہر ہو جائے ۔

سوال 25 :- ایک عورت نے کسی شخص پر نکاح کا دعوی کر دیا اب کیا حکم ہو گا مع اختلاف بیان کریں؟

جواب :- عند ابی حنیفہ : کسی شخص پر کسی عورت نے یہ دعوی کیا کہ اِس نے اس عورت سے نکاح کیا ہے اور عورت نے گواہ قائم کر دیے پھر قاضی نے اس عورت کو منکوحہ بنا دیا حال یہ ہو کہ اس عورت کا اس مرد سے نکاح نہ ہوا ہو تو بھی اس عورت کو اس مرد کے ساتھ رہنے کی گنجائش ہوگی اور اس بات کی بھی گنجائش ہوگی کہ عورت اس قدرت دے تاکہ وہ اس سے جماع کرے اور یہی امام ابو یوسف کا پہلا قول ہے ۔

عند امام محمد و شافعی :- مرد کو عورت سے وطیٔ کرنے کی گنجائش نہیں ہوگی یہی امام ابو یوسف کا مؤقف ہے ۔

دلیل :- قاضی نے قضا میں غلطی کی ہے اس وجہ سے کہ گواہ جھوٹے ہیں تو یہ گواہ ایسے ہی ہیں کہ جیسے غلام یا کافر کو گواہ بنانا ۔

دلیل امام اعظم :- قاضی کے نزدیک گواہ سچے ہیں حقیقت صدق پر مطلع ہونے کے متعذر ہونے کی وجہ کے اور یہی بات حجۃ ہے بر خلاف رقیت کے کیونکہ ان پر مطلع ہونا آسان ہے ۔

سوال 26 :- آزاد عاقلہ بالغہ کا اپنی رضا سے نکاح کرنا کیسا ۔؟

جواب :- آزاد عاقلہ بالغہ کا اپنی رضا سے نکاح کرنے میں اختلاف ھے ۔

عند محمد :- نکاح اجازت ولی پر موقوف ہو گا ۔

عند مالک و شافعی :- نکاح عورت کے بیان سے منعقد نہیں ہو گا ۔

دلیل :- نکاح کے چند مقاصد ہیں اور عورت کی طرف اس کو سپرد کرنا ان مقاصد میں مخل ہے ۔ مگر امام محمد کے نزدیک مخل اجازت ولی سے مرتفع ہو جائیگی ۔

عند الشیخین :- آزاد عاقلہ بالغہ کا اپنی رضا سے نکاح درست ہے ۔
دلیل :- عورت نے خالص اپنے حق میں تصرف کیا ہے اور اس کے عاقلہ ممیزہ ہونے کی وجہ سے وہ اس کی اہل بھی ہے اسی وجہ سے اسے مال میں تصرف کرنے اور شوہر کے انتخاب کا حق حاصل ہے ۔

سوال 27:- لا یجوز للولی اجبار البکر البالغہ مسئلہ کی وضاحت کریں ہے؟
جواب :- باکرہ بالغہ پر نکاح کے معاملے میں جبر کرنا
عند الشافعی :- نکاح کے معاملے میں باکرہ بالغہ پر جبر کرنا جائز ہے ۔
دلیل :- صغیرہ باکرہ پر قیاس کرتے ہوئے ۔
یہ قیاس اس وجہ سے ہے کہ باکرہ بالغہ تجربہ نہ ہونے کی بنا پر نکاح کے معاملے میں جاہل ہے اسی وجہ سے بغیر اس کی اجازت کے باپ اسکے مہر پہ قبضہ کرتا ہے ۔
عند الاحناف :- باکرہ بالغہ پر نکاح کے معاملے میں جبر کرنا جائز نہیں ۔
دلیل :- باکرہ بالغہ کے آزاد ہونے کی بنا پر ولایت اجبار غیر کو حاصل نہیں ہوگی اور ولایت علی الصغیرہ عقل کے کم ہونے کی بنا پر ہے اوریہاں باکرہ بالغہ میں بلوغت کے ساتھ عقل کامل ہوگئ احکام کے اس پر متوجہ ہونے کی وجہ سے لھذا لڑکی کے لیے ولایت ہوگی جیسا کہ لڑکے کے لیے ہوتی ہے ۔
اور رہی بات باپ کے قبضے کی تو وہ دلالت حال کے سبب ہے اگر باپ کو باکرہ بالغہ روک دے تو وہ مالک نہیں ہوگا ۔

سوال 28 :- باکرہ اگر زنا کرے تو کیا زنا سے اس کی بکارت زائل ہو جاتی ہے ؟
جواب :- زنا کی وجہ سے باکرہ کی بکارت زائل ہوگئ تو اسکی بکارت کے باقی رہنے میں اختلاف ھے ۔
عند الصاحبین والشافعی علیھم الرحمہ :- لڑکی باکرہ کے حکم سے نکل کر ثیبہ کے حکم میں داخل ہوگئ ، نکاح کے معاملے میں اسکی خاموشی پہ اکتفا نہیں کیا جائے گا ۔

دلیل :- یہ لڑکی حقیقۃ ثیبہ ہے کیونکہ اس کو پہنچنے والا شخص اول مصیب نہیں بلکہ عائد ہے اور اسی سے ہی مثوبۃ مثابۃ اور تثویب ماخوذ ہے ۔

عند ابی حنیفہ:- یہ لڑکی باکرہ کے حکم میں ہے اور اسکے لیے باکرہ والے احکام ہوں گے ۔

دلیل :- لوگ اسے باکرہ سمجھتے ہیں نطق کرنے سے اسے معیوب سمجھیں گے ۔ لھذا نطق سے وہ روکے گی ۔ اور اس کے سکوت پر اکتفا کیا جائے گا تا کہ نکاح کی مصلحتیں فوت نا ہوں ۔

سوال 29 :- اذا قال الزوج بلغک النکاح فسکت اس مسئلے میں ائمہ ثلاثہ اور امام زفر کا اختلاف واضح کریں ؟

جواب :- شوہر عورت کے سکوت پر دعوی کر رہا ہو اور عورت رد کا دعوی کر رہی ہے ۔

عند زفر :- اگر شوہر کہے تجھے نکاح کی خبر پہنچی تھی تو اس وقت تو نے خاموشی اختیار کی اور عورت کہے نہیں بلکہ میں نے نکاح کا رد اور انکار کر دیا تھا تو اس صورت میں مرد کا قول معتبر ہو گا ۔

دلیل :- اس لیئے کہ سکوت اصلی شئ ہے اور رد عارضی ہے کیوں کہ مدعی علیہ اصل کا دعوی کرتا ہے مدعی خلاف اصل کا پس یہ مسئلہ مدت گزر جانے کے بعد شروط لہ الخیار کے دعوی کے رد کی طرح ہو گیا ۔

عند الاحناف :- عورت کا قول معتبر ہو گا ۔

دلیل :- صورت مسئلہ میں شوہر مدعی ہے اور عورت مدعی علیہ ہے شوہر مدعی اس طور پر ہے کہ وہ عورت پر لزوم عقد اور اس کے بضعہ کے مالک ہونے کا دعوی کر رہا ہے اور عورت ان چیزوں کا انکار کر رہی ہے اور عقد کا عدم لزوم اور بضع کا عدم تملیک ہی اصل ہے اس لیے عورت کا قول معتبر ہو گا ۔

یہ مسئلہ بالکل ودیعت والا ہے کہ مودع جب ودیعت کا دعوی کرے تو اس مسئلہ میں بھی عورت منکرہ ہے اسی کا قول معتبر ہو گا ۔

بر خلاف مسئلہ خیار کے وہاں ساکت کے قول کا اعتبار اس وجہ سے ہے کہ مدت خیار کے گزرنے کے بعد خیار ختم ہو کر عقد میں مل چکا ہے ۔

سوال 30 :- یجوز نکاح الصغیر او الصغیرۃ اذا زوجھا الولی اس مسئلے کو بالتفصیل مع اختلاف ائمہ تحریر میں لائیں ؟

جواب:- صغیر اور صغیرہ کا نکاح جب ولی کرا دے تو اس میں اختلاف ھے اسی طرح نکاح کا ولی بننے میں بھی اختلاف ھے۔
عند مالک و زفر:- صغیر اور صغیرہ کے نکاح کی ولایت باپ کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں۔
دلیل:- آزاد عورت پر اجبار باعتبار حاجت ثابت ہے اور یہاں شہوت کے معدوم ہونے کی وجہ سے کوئی حاجت نہیں ہے لیکن باپ کی ولایت خلاف قیاس نص سے ثابت ہے اور جب دادا باپ کے معنی میں نہیں تو اس کو اب کے ساتھ لاحق نہیں کیا جائے گا۔
امام مالک کا رد:- ثبوت ولایت قیاس کے موافق ہے کیونکہ نکاح مصلحتوں کو شامل ہے اور یہ مصلحتیں حاصل نہیں ہوتیں مگر یہ کہ جب دونوں کفو برابر ہوں اور کفو ہر زمانے میں ملتا بھی نہیں لھذا صغر میں کفو کو بچانے کے لیئے نکاح ولایت کو ثابت کر دیا۔
عند الشافعی:- صغیر اور صغیرہ کے نکاح کی ولایت باپ دادا کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہوگی۔
دلیل:- ولایت کا مدار شفقت و رحمت پر ہے اور باپ دادا کے علاوہ میں یہ بہت کم ہے اسی وجہ سے باپ داد کے علاوہ ولایت علی المال کسی کو حاصل نہیں۔ جب ولایت علی المال جو ادنی شئ ہے وہ حاصل نہیں تو ولایت عل النفس {نکاح} جو کہ اعلی شئ ہے وہ کیسے حاصل ہوگی۔
عند الاحناف:- صغیر اور صغیرہ کے نکاح کی ولایت ولی کو حاصل ہوگی اور ولی سے مراد عصبہ ہے
دلیل:- قرابت رحمت و شفقت کی طرف داعی ہے تو جس طرح باپ دادا کو قرابت کے سبب ولایت حاصل ہے اس طرح دیگر اولیا کو بھی حاصل ہوگی مگر دیگر اولیا میں شفقت کے کم ہونے کے سبب فقط ولایت اجبار ثابت ہوگی
جواب شافعی: ولایت نکاح کو تصرف فی المال کی عدم ولایت پر قیاس کرنا درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ تصرف فی المال متکرر ہوتا ہے لھذا مال میں خلل کا تدارک ممکن نہیں اسی لیے ولایت فی تصرف المال ملزم بن کر مفید ہوگی اور قصور شفقت کے ساتھ ولایت الزام ثابت نہیں ہوگی۔

سوال 31 :- اگر صغیر یا صغیرہ کا نکاح باپ/دادا کے علاوہ نے کردیا تو کیا صورت ہوگی ؟

جواب :- اگر صغیر اور صغیرہ کا نکاح باپ / دادا نے کردیا تو بعد البلوغ ان کو کوئی اختیار نہ ملے گا کیونکہ باپ/دادا کامل الرائی ہیں تو ان کے عقد کرنے سے عقد لازم ہوجائے گا۔

اختلافی مسئلہ یہ ہے کہ اگر باپ / دادا کے علاوہ نے صغیر اور صغیرہ کا نکاح کردیا تو انہیں خیار ہوگا یا نہیں

عند الطرفین : خیار ہوگا چاہے تو نکاح ختم کردیں۔

دلیل : اخ کی قرابت ناقصہ ہے اور یہ نقصان شفقت کی کمی کی طرف مشعر ہے اور اسی سے مقاصد میں خلل ہوگا اور خلل کا تدارک خیار بلوغت کے ساتھ ممکن ہوگا ۔

عند ابی یوسف : خیار نہیں ہوگا چاہے بھی تو نکاح ختم نہیں کر سکتے۔

دلیل : باپ دادا پر قیاس کرتے ہوئے۔

مسئلہ :- خیار بکر (بلوغ) سکوت سے باطل ہوجاتا ہے۔ "

مسئلہ :- خیار بلوغ سے واقع ہونے والی فرقت طلاق نہیں ہوتی ۔ "

مسئلہ :- غلام بچہ, مجنون ان کو حق ولایت حاصل نہیں ۔ "

سوال 32 :- ولی اقرب غائب ہو تو ولی ابعد نکاح کراسکتا ہے یا نہیں مع اختلاف بیان کریں ؟

جواب :- ولی اقرب کی موجودگی میں ولی ابعد کا نکاح کرانا ۔

عند زفر :- ولی اقرب کی موجودگی میں ولی ابعد کا نکاح کرانا جائز نہیں ۔

دلیل :- کیونکہ اقرب کی ولایت قائم ہے اور اس وجہ سے بھی کہ ولایت کا ثبوت قرابت کو بچانے کے لیئے ہے تو ولی کی غیبت میں اس کی ولایت باطل نہیں ہوگی ۔

عند ابی حنیفہ :- ولی اقرب کی موجودگی میں ولی ابعد کا نکاح کرانا جائز ہے ۔

دلیل :- ولایت نظری شئ ھے لھذا جسکی رائے سے نفع نہیں اٹھا سکتے اسے نظر بھی سپرد نہیں کرینگے اس لیے ہم نے ابعد کو سپرد کردی کہ اس کی رائے سے نفع اٹھا سکتے ہیں ۔

غیبۃ منقطعہ کی تعریف :- ولی اقرب ایسے شہر میں چلا جائے جہاں پر قافلے سال میں

صرف ایک بار جاتے ہوں۔

سوال 33 :- نکاح کے معاملے میں غیر عصبات کی ولایت معتبر ھے یا نہیں ؟
جواب :- عند الصاحبین : نکاح کے معاملے میں غیر عصبہ کی ولایت ثابت نہیں ۔
دلیل :- (الانکاح الی العصبات) حدیث مبارکہ کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ قرابت کفو کو غیر کی طرف منسوب کرنے سے بچانے کے لیے ثابت ہوتی ہے اور بچانا عصبات کی ہی طرف سے ہو گا ۔
عند ابی حنیفہ :- نکاح کے معاملے میں غیر عصبہ کی ولایت ثابت ھے ۔
دلیل :- ولایت نظری ہے اور ہر اس شخص کی طرف ولایت نظر متحقق ہوگی جو شفقت پر آمادہ کرنے والی قرابت کے ساتھ مختص ہو اور یہ اس وقت ہے کہ جب عصبات کی موجودگی نہ ہو ۔

سوال 34 :- کفات فی النکاح معتبر ہے اس پہ حدیث بیان کریں ؟
جواب :- حدیث پاک میں ہے : عورتوں کا نکاح نہ کرائیں مگر اولیا اور نکاح نہ کروائیں مگر کفو میں ۔

سوال 35 :- اگر عورت اپنا نکاح غیر کفو میں کرے تو کیا نکاح ہو گا ۔ ؟
جواب :- عورت اگر اپنا نکاح غیر کفو میں کرے تو اولیا کو یہ حق حاصل ہو گا کہ انکے درمیان ضرر سے بچتے ہوئے تفریق کروادیں ۔

سوال 36 :- کفو کتنی چیزوں میں معتبر ہے ؟
جواب :- کفائت چھ چیزوں میں معتبر ہے
1. نسب میں 2 . موالی ہونے میں ۔
2. حریت میں 4 . دیانت میں ۔
3. مال میں 6 . پیشے میں ۔

سوال 37 :- دین داری میں کفو کے معتبر ہونے میں اختلاف ائمہ بیان کریں ۔ ؟

جواب :- عند محمد : کفائت فی الدین کا اعتبار نہیں ۔

دلیل :- یہ معاملہ امور آخرت میں سے ھے لھذا اس پر احکام دنیا جاری نہیں ہوں گے لیکن اگر شوہر کو ذلیل کیا جاتا ہو یا مارا پیٹا جاتا ہو تو اعتبار کیا جائے گا ۔

عند الشیخین : کفائت فی الدین کا اعتبار ہے ۔

دلیل :- دیانت اعلی مفاخر میں سے ہے لھذا اسکا اعتبار ہو گا اسی طرح عورت کو شوہر کے گھٹیا نسب ہونے والے کی بنسبت شوہر کے فاسق ہونے سے زیادہ عار دلائی جائے گی ۔

سوال 38 :- مالداری میں کفو کا اعتبار ہو گا یا نہیں ۔؟

جواب :- عند الطرفین : کفائت فی الغنا کا اعتبار ہے ۔

دلیل :- لوگ مال داری سے فخر کرتے ہیں اور فقیری میں عار محسوس کرتے ہیں ۔

عند ابی یوسف :- کفائت فی الغنا کا اعتبار نہیں ۔

دلیل :- مالداری میں دوام نہیں کیونکہ مال آنے جانے والی شئ ہے ۔

سوال 39 :- اذا تزوجت المراۃ و نقصت عن مہر مثلھا اس مسئلے میں اختلاف ائمہ لکھیں ؟

جواب :- اولیا کو مہر کی کمی کی صورت میں اعتراض کا حق ۔

عند الصاحبین :- عورت نے از خود اپنا نکاح کر لیا اور مہر مثل میں کمی کر دی تو اولیا کو اعتراض کا حق حاصل نہیں ہو گا ۔

دلیل :- دس درھم سے زیادہ مہر عورت کا حق ہے اور جو شخص اپنا حق ساقط کر دے اس پر اعتراض نہیں جیسا کہ مہر مقرر کرنے کے بعد ہوتا ہے ۔

عند ابی حنیفہ :- اولیا کو اعتراض کا حق حاصل ہو گا

دلیل :- اولیا زیادتی مہر سے فخر کرتے ہیں اور اس کے کم ہونے کے سبب عار محسوس کرتے ہیں لھذا یہ کفو کے مشابہ ہو گا بر خلاف مہر مقرر کرنے کے بعد بَری کرنے کے اسے

عار نہیں سمجھا جاتا ۔

سوال 40 :- اذا زوج الاب ابنتہ الصغیرۃ او نقص من مھر مثلھا صورت مسئولہ میں امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف لکھیں ؟

جواب :- صغیر اور صغیرہ کے نکاح میں مہر مثل سے کمی و زیادتی ۔

عند الصاحبین :- صغیر اور صغیرہ کے باپ اور دادا میں سے کسی نے ان کا نکاح کروایا اور بچی کا مہر اس کے مہر مثل سے کم کر دیا یا صغیر کی بیوی کا مہر اس کے مہر مثل سے زائد کردیا ، اگر زیادتی عرف میں غبن فاحش کہلاتی ہے تو یہ عقد درست نہ ہوگا اور اگر غبن فاحش نہیں تو عقد درست ہوگا ۔

دلیل :- ولایت مشروط ہے شفقت کے ساتھ لھذا اس کے فوت ہونے کی صورت میں عقد فاسد ہوگا اور یہ اس وجہ سے ہے کہ مہر مثل سے کم کرنے میں شفقت نہیں جیسا کہ کم قیمت کے بیچنے میں اسی وجہ سے باپ دادا کے علاوہ اس کا کوئی مالک نہیں ۔

عند ابی حنیفہ :- کمی و زیادتی دونوں صورت میں نکاح جائز ہے ۔

دلیل :- حکمِ جواز نکاح کی دلیل شفقت پر مبنی ہے اور وہ قربِ قرابت ہے اور نکاح میں دیگر مقاصد ہیں جو مہر سے زیادہ بڑے ہیں رہی بات بیع کی تو وہاں مال مقصود ہے ۔ لھذا غبن فاحش کے ساتھ درست نہیں ۔

سوال 41 :- اذا اذنت المراۃ الرجل ان یزوجھا اس مسئلے میں اختلاف ائمہ بیان کریں ؟

جواب :- مرد کا اپنی مؤکلہ سے نکاح کرنا

عند زفر و الشافعی :- اگر کسی عورت نے کسی مرد کو یہ کہہ کر نکاح کا وکیل کیا کہ تم مجھ سے اپنا نکاح کر لو پھر اس مرد نے دو گواہوں کی موجودگی میں اس عورت سے نکاح کر لیا تو یہ عقد جائز نہیں۔

دلیل :- اس بات کے متعذر ہونے کی بنا پر کہ ایک شخص مملک لغیرہ اور متملک لنفسہ ہو ۔

عند الاحناف :- یہ عقد جائز ہے ۔

دلیل :- وکیل فی النکاح معبر و سفیر ہوتا ہے ، عاقد و مباشر نہیں ہوتا جبکہ ایک شخص کا مملک و متملک ہونا یہ اس صورت میں ممنوع ہے جبکہ وکیل کی طرف حقوق عقد لوٹتے ہوں جبکہ وکیل فی النکاح میں حقوقِ عقد اسکی طرف لوٹتے ہی نہیں لھذا یہ عقد بلا کراہت جائز ہوگا ۔

سوال 42 :- مہر کی مقدار میں اختلاف ائمہ بیان کریں ۔ ؟

جواب :- عند الشافعی : مہر کی کوئی مقدار معین نہیں جو شئ بیع میں ثمن بن سکتی ہے وہ نکاح میں مہر بن سکتی ہے ۔

دلیل :- مہر بندے کا حق ہے لھذا اس کو بیان کرنا بندے کی جانب سے ہوگا ۔

عند الاحناف :- مہر کی کم از کم مقدار دس درھم ہے

دلیل :- حدیث مبارکہ {لا مھر اقل من عشرۃ } کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ مہر وجوبًا شرع کا حق ہے محل بضعہ کے شرف کو ظاہر کرنے کے لیئے تو اس کیلیے وہی مقرر ہوگا جو کہ اس کے لیے اہمیت رکھتا ہو اور وہ عشرہ ہے چوری کے نصاب پر استدلال کرتے ہوئے ۔

سوال 43 :- شوہر نے دس درھم سے کم مہر بیان کیا تو حکم ہوگا مع اختلاف بتائیں ۔؟

جواب :- عند زفر : شوہر نے دس درھم سے کم مہر بیان کیا تو مہر مثل واجب ہوگا۔

دلیل :- جو چیز مہر نہیں بن سکتی اسے بیان کرنا یا نہ کرنا برابر ہے ۔

عندنا :- شوہر نے دس درھم سے کم مہر بیان کیا تو دس درھم واجب ہوں گے ۔

دلیل :- اس تعیین کا فساد حقِ شرع کی وجہ سے ہے اور وہ دس درھم سے پورا ہوگیا اور عدم تسمیہ کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا اس لیے کہ کبھی عورت عوض کے بغیر از راہِ تکرم مالک بنانے پر راضی ہو جاتی ہے لیکن معمولی عوض پر راضی نہیں ہوتی ہے ۔

سوال 44 :- شوہر نے مہر بیان نہ کیا یا عدم مہر پر نکاح کیا تو کیا حکم ھوگا ۔؟

جواب :- عند الشوافع : شوہر نے نکاح میں مہر کو بیان نہیں کیا یا عدم مہر پر نکاح کیا اور شوہر مرگیا تو شوہر پر کچھ واجب نہ ہوگا ۔

دلیل :- مہر خالصۃً عورت کا حق ہے تو جس طرح عورت انتہاءً اُس مھر کے ساقط کرنے پر قادر ہے اسی طرح عورت ابتداءً بھی مہر کی نفی کرنے پر قادر ہوگی ۔

عند الاحناف :- عورت سے دخول کیا موت کی صورت میں مہر مثل ہوگا ۔

دلیل :- مہر ابتداءً شرع کا حق ہے لیکن بقاءً عورت کا حق ھے لھذا عورت ابتداءً نفی پر قادر نہیں ہوگی ۔

مسئلہ :- نکاح میں مھر بیان نہ بھی ہو تو نکاح درست ہے ۔ "

مسئلہ :- مہر کی کم از کم مقدار دس درھم ہے ۔ "

مسئلہ :- مہر کی ادائیگی کے بارے میں چار صورتیں ہیں " :

1۔ جس شخص نے عورت کا مہر درس درھم سے زیادہ مقرر کیا تو اس پر مہر مسمی واجب ہوگا اگر دخول کرلیا یا شوہر مر گیا۔

2۔ اور اگر خلوت یا دخول سے پہلے طلاق دی تو مسمی کا نصف ہوگا ۔

3 ۔ اور اگر شوہر نے اس کا مہر بیان ہی نہیں کیا یا اس شرط پر نکاح کیا کہ عورت کو مہر نہیں دونگا تو اس صورت میں اگر دخول کیا یا شوہر مر گیا تو مہر مثل واجب ہوگا ۔

4۔ اگر مہر مقرر نہ ہو اور دخول سے پہلے طلاق دے دی تو متعہ واجب ہوگا ۔

سوال 45 :- متعہ کیا ہوتا ہے اور کس صورت میں واجب ہوتا ہے ؟

جواب :- متعہ تین قسم کے کپڑے ہیں

1. کرتا 2. اوڑھنی 3. چادر

یہ اس صورت میں واجب ہوگا جب شوہر نے مہر مقرر نہ کیا ہو اور قبل الدخول طلاق دی ہو البتہ یہ مہر متعہ نصف مہر مثل سے زائد اور 5 درھم سے کم نہ ہوگا ۔

مسئلہ :- اگر کسی مسلمان نے خنزیر یا خمر کے عوض نکاح کیا تو اس کے بدلے میں مہر مثل دینا ہوگا۔

مسئلہ :- اگر کسی شخص نے کسی عورت سے سِرکے کے مٹکے پر نکاح کیا اور وہ مٹکا شراب ہوا تو مہر مثل ہوگا ۔

سوال 46 :- زوجین نے مہر مقرر کیے بغیر نکاح کرلیا پھر تسمیہ پر راضی ھوگئے اس مسئلے اختلاف بیان کریں؟

جواب :- عند الشافعی : اگر کسی نے مہر متعین کیے بغیر کسی عورت سے نکاح کیا پھر وہ کسی معین مقدار پر راضی ہوگئے پھر اگر شوہر نے قبل الدخول طلاق دی تو عند الشافعی مفروض {مقرر} کا نصف ہوگا

دلیل :- اس لئے کہ مہر مفروض ہے تو مہر نصف منتصف ہوگا

عند الاحناف:- شوہر پر متعہ واجب ہوگا ۔

مسئلہ ھذا میں مہر بیان کیے بغیر نکاح ہوا تھا تو خود شوہر پہ عورت کا مہر مثل واجب تھا اور مہر مثل جب تنصیف کو قبول نہیں کرتا تو اس کے قائم مقام بھی تنصیف کو قبول نہیں کرے گا اور وہ انکا مفروضہ ہے لہذا اب جو لازم ہوگا وہ متعہ ھے ۔

اور آیت مبارکہ میں مفروض فی العقد مراد ہے کیونکہ وہی متعارف ہے ۔

سوال 47 :- طلاق کے بعد خلوت صحیحہ کی صورت میں مہر کا حکم بیان کریں ۔؟

جواب :- عند الشافعی :- جب مرد اپنی زوجہ کو خلوت صحیحہ کے بعد طلاق دے دے تو اس صورت میں نصف مہر ہوگا ۔

دلیل :- ملک بضعہ کا حصول وطئ سے پورا ہوجاتا ہے لھذا وطئ کے بغیر مہر پختہ نہیں ہوگا ۔

عند الاحناف :- مرد پر کامل مہر لازم ہوگا ۔

دلیل :- عورت نے اپنی بضعہ کو تمام موانع ختم کرنے کے ساتھ پیش کیا ہے ، عورت پر اسی کی گنجائش ہے لھذا عورت کا حق{ مہر } بدل میں محکم ہو جائیگا قیاس کرتے ہوئے بیع والے مسئلے پر ۔

سوال 48 :- جب مجبوب شخص نے اپنی عورت سے خلوت صحیحہ کی پھر طلاق دے دی تو مہر کا کیا حکم ہوگا؟

جواب :- عند الصاحبین :- مجبوب نے اپنی عورت سے خلوت کی پھر اسے طلاق دے دی تو عورت کے لیے نصف مہر ہوگا۔

دلیل :- مجبوب مریض سے زیادہ عاجز ہے تو جب مریض مانع ہے تو مجبوب تو بدرجہ اولیٰ ہوگا برخلاف عنین کے کیونکہ حکم کا مدار آلہ کی سلامتی پر ہے اور یہ مجبوب کے پاس نہیں۔

عند ابی حنیفہ :- عورت کے لیے مہر کامل ہوگا ۔

دلیل :- مجبوب کی عورت پر رگڑنے کے حکم میں تسلیم ممکن تھا اور عورت اسکو لے آئی ہے لھذا مہر کامل ہوگا ۔

سوال 49 :- خلوت کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں نیز موانع وطی بیان کریں ؟

جواب :- خلوت کی دو قسمیں ہیں 1. خلوت صحیحہ 2. خلوت فاسدہ ۔

خلوت صحیحہ :- عورت و مرد کا تنہا ایسے مقام پر ہونا جہاں مانع وطئ موجود نہ ہو۔

خلوۃ فاسدہ :- مرد اور عورت کا ایسے مقام پر ہونا جہاں مانع ہو۔

موانع تین قسم کے ہیں ۔

1۔۔ مانع حسی : زوجین میں سے کوئ ایک بیمار ہو ۔

2۔۔ مانع شرعی : زوجین میں سے کوئ ایک فرض یا نفل حج یا عمرے میں ہو ۔

3۔۔ مانع طبعی : عورت حیض کی حالت میں ہو ۔

حکم : خلوۃ صحیحہ کی صورت میں مکمل مہر اور فاسدہ کی صورت میں نصف۔

سوال 50 :- ولو تزوجھا علی الف ان قام بھا و علی الفین ان اخرجھا مسئلہ کی وضاحت مع اختلاف بیان کریں؟

جواب :- اگر کسی شخص نے عورت سے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ اسے اپنے شہر میں مقیم رکھے گا تو اسے ایک ہزار مہر دے گا اور اگر اسے شہر سے خارج کرے گا تو دو ہزار مھر دے گا ۔

عند الصاحبین :- دونوں شرطیں جائز ہیں اگر مقیم رکھا تو ایک ہزار اور نکالا تو دو ہزار واجب ہوں گے ۔

دلیل : کیونکہ ہر شرط کو ایک بدل کے مقابلے میں ذکر کیا گیا ہے لھذا ہر ایک کا اعتبار کرتے ہوئے مہر درست ہے۔

عند زفر :- دونوں شرطیں فاسد ہیں لھذا عورت کے لیے مہر مثل واجب ہو گا ۔

دلیل :- مسمی مجھول ہے لھذا جہالت مہر مثل کو لازم کرے گی ۔

عند ابی حنیفہ :- دونوں شرطیں درست ہیں ۔ مقیم رکھا تو ایک ھزار ، شھر سے خارج کیا تو دو ھزار لازم ہوں گے ۔

مسئلہ :- اگر کسی شخص نے مکیلی یا موزونی چیز کو بطور مہر بیان کیا اور اس میں جنس تو بیان کی ، صفت بیان نہ کی تو اس صورت میں شوہر عطا کرنے میں مختار ہو گا۔

مسئلہ :- اگر جنس و صفت دونوں بیان کرتا تو مختار نہ ہوتا ۔

مسئلہ :- اگر کسی مسلمان نے خنزیر یا خمر کے عوض نکاح کیا تو اس کے بدلے میں مہر مثل دینا ہو گا۔
مسئلہ :- اگر کسی شخص نے کسی عورت سے سرکے کے مٹکے پر نکاح کیا اور وہ مٹکا شراب ہوا تو مہر مثل ہو گا ۔
مسئلہ :- جب قاضی نکاح فاسد کی صورت میں قبل الدخول تفریق کرادے ، اسی طرح خلوت کے بعد بھی تفریق کرادے تو عورت کے لیے کوئی مہر نہ ہو گا۔
مسئلہ :- نکاح فاسد کی صورت میں عورت پر عدت ہو گی اور اس عدت کی ابتدا کا اعتبار تفریق کے وقت سے ہو گا نا کہ وقت وطیٔ سے ۔
مسئلہ :- نکاح فاسد کی صورت میں نسب ثابت ہو گا اور اس نسب میں مدت کا اعتبار وقت دخول سے ہو گا ۔
مسئلہ :- مہر مثل میں باپ کی جانب کا اعتبار ہو گا مثلا پھوپھیاں اور پھوپھی کی بیٹیاں وغیرہ ۔
مسئلہ :- مہر مثل میں یہ بات دیکھی جائے گی کہ دونوں عورتیں عمر، جمال، مال، عقل ، دین، بلد اور زمانے میں برابر ہوں ۔

سوال 51 :- نکاح شغار میں احناف و شوافع کا اختلاف بیان کریں نیز نکاح شغار کیا ہوتا ھے ۔ ؟
جواب :- عند الشوافع : کسی شخص نے اپنے بیٹے کا نکاح کروایا اس شرط پر کہ وہ شادی کرنے والے کی بیٹی یا بہن سے نکاح کرے گا تاکہ ایک دوسرے کا عوض ہو جائے تو یہ دونوں عقد باطل ہیں ۔
دلیل :- اس وجہ سے کہ مرد نے نصف بضعہ کو مہر اور نصف کو منکوحہ بنایا ھے جبکہ ان کے مابین کوئی اشتراک نہیں لہذا یہ عقد باطل ہے ۔
عند الاحناف :- دونوں عقد درست ہیں ۔
دلیل :- اس وجہ سے کہ شوہر نے اس شئ کو مہر بنایا ھے جو مہر بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی البتہ عقد کے درست ہونے کی وجہ سے مہر مثل واجب ہو گا جیسا کہ شوہر نے خمر یا خنزیر کو بطور مہر بیان کیا ہو تو مھر مثل واجب ہوتا ہے ۔

سوال 52 :- کفار کا نکاح میں مردار یا غیر مال کو مہر بنانے کی صورت میں مھر کیا حکم ہو گا ؟

جواب :- عند زفر : نصرانی مرد نے نصرانیہ عورت سے مردار کے عوض نکاح کیا یا بغیر مہر کے نکاح کیا تو عورت کے لیے مہر مثل ہو گا ۔ خواہ ذمی ہوں یا حربی

دلیل :- آیت مبارکہ { ان تبتغو باموالکم الخ } کے عام ہونے کی وجہ سے ۔

عند الصاحبین : حربیہ کے لیے کچھ مہر نہ ہو گا جبکہ ذمیہ کے لیے مہر ہو گا ۔

دلیل :- اہل حرب اسلامی احکام کا التزام نہیں کرتے اور ولایۃ الزام دار کے تباین کی وجہ سے منقطع ہے جبکہ اہل ذمی ہمارے احکام کا التزام کرتے ہیں ۔

عند امام اعظم : حربیہ و ذمیہ عورت کے لیے کچھ مہر نہ ہو گا ۔

دلیل :- اہل ذمی دین داری میں ہمارے احکام کا التزام نہیں کرتے جب اہل ذمیہ محروم ہیں تو اہل حربیہ بدرجہ اتم ہوں گے ۔

سوال 53 :- ذمی اور ذمیہ نے خمر یا خنزیر نکاح کیا پر پھر دونوں مسلمان ھوگئے اس صورت میں بطور مھر کیا لے گا؟

جواب :- عند ابی یوسف : ذمی نے ذمیہ سے خمر یا خنزیر پر نکاح کیا پھر دونوں یا کوئی ایک مسلمان ھوگیا تو اب مہر معین ہو یا غیر معین دونوں صورتوں میں عورت کے لیے مہر مثل واجب ہو گا ۔

دلیل :- اگر وہ دونوں بوقت عقد مسلمان ہوتے تو یہی مسئلہ ہوتا تو یہاں بھی یہی مسئلہ ہو گا ۔

عند محمد :- معین و غیر معین دونوں صورتوں میں قیمت واجب ہو گی ۔

دلیل :- خمر اور خنزیر کو ان کے نزدیک مہر بنانا درست ہے لیکن اسلام نے سپرد کرنے کو ممتنع کر دیا لھذا قیمت واجب ہو گی ۔

عند ابی حنیفہ :- مہر معین ہو تو خمر اور خنزیر ہی ملے گا جبکہ اسلام لانا قبضہ سے پہلے ہو اور اگر غیر معین ہو خمر میں قیمت اور خنزیر میں مہر مثلی واجب ہو گا ۔

دلیل :- مہر معین میں نفس عقد سے عورت کی ملکیت ثابت ہو جاتی ہے لھذا عورت کو معین ہونے کی صورت میں خمر اور خنزیر ہی دیں گے اور اگر مہر غیر معین ہو تو عورت کا مہر اگر خنزیر ہے تو شوہر پر مہر مثل واجب ہو گا قیمت نہیں کیونکہ خنزیر ذوات القیم میں سے

ہے لھذا اس کی قیمت ایسے ہی ہے جیسے عین خنزیر کا لینا اگر مہر شراب ہو تو اسے قیمت ملے گی کیونکہ شراب ذوات الامثال میں سے ہے لھذا اس کی قیمت لینا عین شراب کے لینے کی طرح نہیں ہے۔

سوال 54 :- ولو تزوجھا علی ھذا العبد او علی ھذا العبد فاذا احدھما اوکس والآخر ارفع مسئلہ کی وضاحت مع اختلاف بیان کریں ؟

جواب :- اگر کسی شخص نے کسی عورت سے اِس غلام یا اُس غلام کے عوض نکاح کیا پھر ان دونوں میں سے ایک اعلی اور ایک اوکس (کم قیمت) والا نکلا۔

عند الصاحبین :- عورت کے لیے مہر اوکس ہوگا خواہ اوکس مھر مثل کم ہو یا ارفع سے زیادہ ہو۔

عند ابی حنیفہ :- مذکورہ صورت میں اگر مہر مثل ان دونوں غلاموں سے اوکس ہو تو عورت کے لیے اوکس ہوگا اور اگر زیادہ ہو تو ارفع ہوگا اور اگر ان دونوں کے مابین ہو تو مہر مثل واجب ہوگا۔

سعادت مند شاگرد

سیدی اعلی حضرت مجدد دین و ملّت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں عقلمند اور سعادت مند شاگرد اگر استاد سے بڑھ بھی جائیں تو اسے استاد کا فیض اور برکت سمجھتے ہیں اور پہلے سے بھی زیادہ استاد کے پاؤں کی مٹی پر سر ملتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ 23/425)

كِتَابُ الرَضَاعَةِ

سوال 1 :- حرمت رضاعت کے ثبوت میں احناف و شوافع کا اختلاف بیان کریں ۔ ؟

جواب :- عند شافعی : پانچ گھونٹ پینے سے حرمت رضاعت ثابت ہوگی ۔

دلیل :- حدیث مبارکہ (لا تحرم المصة الخ) کی وجہ سے ۔

عند الاحناف :- رضاع چاہے قلیل ہو یا کثیر اس سے حرمت ثابت ہوگی ۔

دلیل :- آیت مبارکہ:

وَ اُمَّھٰتُکُمُ الّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَکُمْ

حدیث مبارکہ : جو نسب سے حرام ہوتا ہے وہی رضاعت سے حرام ہو جاتا ہے ۔ یہ حدیث بغیر کی تفصیل کے مطلق ھے ۔

سوال 2 :- ثبوت رضاعت کی مدت مع اختلاف ائمہ بیان کریں ۔ ؟

جواب :- عند زفر : حرمت رضاعت کی مدت تین سال ھے ۔

دلیل :- ایک سال کا گزارنا دوسری حالت کی طرف جانے کے لیے بہتر ہے اور دو سال پر اضافہ ضروری ہے لھذا ایک سال کا اعتبار ہوگا ۔

عند الصاحبین :- دو سال

دلیل :- آیت مبارکہ: حملہ و فصلہ اس میں حمل کی ادنی مدت 6 ماہ اور دو سال فصال کے لیے ہیں ۔

عند ابی حنیفہ :- 30 ماہ (ڈھائی سال)

اور حدیث پاک : (لا رضاع بعد حولین) کی وجہ سے ۔

دلیل :- رضاعت کے ترک میں غذا کا تغیر ضروری ہے تو لھذا اسکا اندازہ لگایا حمل کی ادنی مدت سے کہ وہی مغیرہ ہے ۔

سوال 3 :- لبن فحل سے حرمت متعلق ہوگی یا نہیں ؟

جواب :- عند الشافعی :- لبن فحل سے حرمت متعلق نہیں ہوگی ۔

دلیل :- حرمت بعضیہ کے شبہ کی وجہ سے ہے اور لبن عورت کا بعض ہے نا کہ مرد کا ۔

عند الاحناف :- لبن فحل سے حرمت متعلق ہوگی ۔
دلیل :- حدیث مبارکہ { یحرم من الرضاع ما یحرم من اللنسب } اور حرمت بالرضاعت کا اعتبار جانبین{ماں باپ} سے ھے تو اسی طرح رضاعت میں بھی اعتبار ہوگا ۔

سوال 4 :- عورت کا دودھ کسی اور چیز سے مل جائے تو رضاعت کا حکم بیان کریں -؟
جواب :- عند الشافعی : کسی بھی شئ کے ساتھ دودھ مل جائے برابر ہے کہ دودھ غالب ہو یا مغلوب حرمت ثابت ہوگی۔
دلیل :- اگرچہ دودھ مغلوب ہے لیکن دودھ اپنا وجود تو رکھتا ہے لھذا حرمت ثابت ہو جائیگی ۔
عند الاحناف:- دودھ مغلوب ہو تو رضاعت ثابت نہیں ہوگی ۔
دلیل :- مغلوب کا حکم غیر موجود ہوتا ہے حتی کہ اسے غالب کے مقابلے میں ظاہر نہیں کیا جاتا جیسا کہ مسئلہ یمین میں ۔

سوال 5 :- اگر دودھ کھانے کے ساتھ مل جائے تو رضاعت کا حکم بیان کریں ۔؟
جواب :- عند الصاحبین : اگر دودھ غالب ہو تو حرمت رضاعت ثابت ہوگی ۔
دلیل :- اشیا میں اصل غالب کا اعتبار ہے جیسا کہ پانی میں جب کوئ چیز اسے متغیر نہ کرے ۔
عند ابی حنیفہ :- اگر دودھ غالب ہو تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوگی ۔
دلیل :- کھانا اصل ہے اور مقصود کے حق میں دودھ اس کا تابع ہے لھذا دودھ مغلوب کی طرح ہوگا

سوال 6 :- دو عورتوں کا دودھ مل جائے تو حرمت کا ثبوت کس سے ہوگا ۔؟
جواب :- عند ابی یوسف : اگر دو عورتوں کا دودھ مل جائے تو ان میں اعتبار اغلب کا ہوگا ۔
دلیل :- سب کا سب ایک شئ ہوگیا لھذا اقل کو اکثر کے تابع کر کے اکثر والی کے ساتھ حرمت ثابت کریں گے ۔
عند امام محمد زفر : حرمت کا تعلق ان دونوں سے ہوگا ۔

دلیل :- جنس جنس پر غالب نہیں آتی ۔

سوال 7 :- بعد الموت عورت کے دودھ سے حرمت کا ثبوت ہو گا یا نہیں ۔؟
جواب :- عند الشافعی : اگر بعد الموت عورت کا دودھ دھویا اور اس کو بچے کے منہ میں ڈال دیا تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہو گی۔
دلیل :- ثبوت حرمت میں اصل عورت ہے اور عورت کی حرمت کے بعد حرمت غیر کی طرف اس کے واسطے سے متعدی ہوتی ہے اور موت کے سبب یہ محل باقی نہ رہا اس وجہ سے مرنے والی عورت کی وطئ سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی ۔
عندالاحناف :- حرمت مصاہرت ثابت ہو جائیگی ۔
دلیل :- حرمت کا سبب بعضیت کا شبہ ہے اور یہ شبہ گوشت اور ہڈیاں بڑھانے کے حوالے سے دودھ میں موجود ہے ، رہی بات وطئ کی تو وطئ ملی ہوئ محل عورت سے اور وہ موت کے سبب زائل ہو گیا لھذا دونوں کو ایک دوسرے پر قیاس کرنا درست نہیں ۔

سوال 8 :- حرمت رضاعت کے ثبوت میں عورتوں کی گواہی کے متعلق احناف و موالک کا اختلاف بیان کریں ؟
جواب :- عند مالک علیہ الرحمہ : ثبوت حرمت رضاعت میں ایک عورت کی گواہی جو کہ عادلہ ہو مقبول ہے ۔
دلیل :- حرمت شریعت کا حق ہے لھذا خبر واحد کے ذریعے بھی ثابت ہو جائیگی ۔
عند الاحناف :- ثبوتِ حرمت رضاعت میں دو مردوں کی گواہی یا دو عورتوں اور ایک مرد کی گواہی ضروری ہے ۔
دلیل :- بطلانِ حق اور بطلانِ ملکیت کے لیے نصاب شہادت ضروری ہے ۔

كِتَابُ الطَّلَاقِ

سوال 1 :- طلاق حسن میں احناف و موالک کا اختلاف بیان کریں ۔ ؟

جواب :- عند مالک : مدخول بھا کو تین طھر میں تین طلاقیں دینا بدعت کا کام ہے۔

دلیل : طلاق میں اصل ممنوعیت ہے اور اس میں ایک طلاق کو مباح کیا گیا ہے چھٹکارے کے لیے، اور چھٹکارہ کی حاجت ایک سے پوری ہو چکی ہے لہٰذا تین ممنوع ہیں ۔

عند الاحناف : ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث مبارکہ ہے {ان السنة ان یستقبل الطھر استقبالا فیطلقھا لکل قرء تطلیقة} لہٰذا تین طلاق دینا جائز و سنت سے ثابت ہے۔

دلیل : مدخول بھا کو تین طھر میں تین طلاق دینا جائز اور یہ طلاق سنت بھی ہے ۔

سوال 2 :- طلاق بدعت میں احناف و شوافع کا مؤقف لکھیں ؟

جواب :- عند شوافع : ہر طلاق مباح ہے بدعت والی کوئی طلاق نہیں۔

دلیل :- طلاق ایک تصرف شرعی ہے لہٰذا اسکا مشروع ہونا ممنوع کے مجامع نہیں ہو گا ۔

عند الاحناف : ایک کلمے کے ساتھ تین طلاق دینا یا ایک طھر میں تین طلاقیں دینا طلاق بدعت ہے

دلیل :- طلاق میں اصل ممنوع ہونا ہے لیکن اسکا مباح ہونا چھٹکارے کی وجہ سے ہے لہٰذا چھٹکارے کے لیے جمع بین ثلاث کی حاجت نہیں ۔

سوال 3 :- طلاق دینے میں کس کی حالت معتبر ہے اختلاف آئمہ لکھیں ؟

جواب :- عند الشافع : طلاق دینے میں مرد کی حالت کا اعتبار ہے اگر مرد آزاد ہے تو تین اور غلام ہے تو دو طلاق کا اختیار ہو گا ۔

دلیل : حدیث پاک میں ہے { الطلاق بالرجل والعدة بنساء} اور آدمیت مالکیت کا تقاضا کرتی ہے اور یہ آدمیت حر میں زیادہ اکمل ہے لہٰذا مرد کی حالت کا اعتبار ہو گا ۔

عند الاحناف :- طلاق میں عورت کی حالت کا اعتبار ہے اگر عورت آزاد ہے تو تین اور باندی ہے تو دو ۔

دلیل :- حدیث پاک میں ہے {طلاق الأمة ثنتان وعدتھا حیضتان } اور نعمت جو ہے وہ غلام اور باندی کے حق میں تنصیف کے طور پر ہو گی لھذا ہر صورت میں عورت کی حالت کا اعتبار ہو گا۔

امام شافعی کی روایت ایقاع کے اعتبار سے ہے نہ کہ وقوع کے لحاظ سے ۔
مسئلہ : طلاق کی دو قسمیں ہیں :
1-۔ صریحہ 2 -۔ کنایہ
صریح : انت طالق ، مطلقة ، طلقتک ان تین الفاظ کے ذریعے طلاق صریح ہوگی اور نیت کی حاجت نہ ہوگی ۔
کنایۃ : الفاظ کنایات کے ذریعے طلاق بائن واقع ہوگی مگر نیت یا دلالۃ حال کے پیش نظر ۔

سوال 4 :- الفاظ صریحہ کے ذریعے اگر تین کی نیت کی تو کتنی واقع ہونگی ؟
جواب :- عند الشوافع : الفاظ صریحہ کے ذریعے جتنی طلاق کی نیت کی اتنی طلاق واقع ہونگیں ۔
دلیل :- یہ الفاظ صریحہ ایسے ہیں جو تینوں کا احتمال رکھتے ہیں لھذا ان کے ساتھ عدد کا اتصال بھی درست ہے ۔
عندالاحناف :- الفاظ صریحہ کے ذریعے جتنی طلاق کی نیت کرے ایک طلاق واقع ہوگی ۔
ہر وہ شئ جو فرد کی صفت نہ بنے وہ عدد کا احتمال نہیں رکھتی لھذا طالق فرد کی صفت ہونے کی وجہ سے عدد کا احتمال نہیں رکھتا تو اس کے ساتھ 2 یا 3 کی نیت کرنا درست نہیں ۔
مسئلہ :- اگر کسی شخص نے طلاق کو عورت کے کل یا ایسے اعضا جن کو کل سے تعبیر کیا جاتا ہے اس کی طرف منسوب کیا تو طلاق واقع ہو جائیگی ۔
مسئلہ :- اگر طلاق کو عورت کے کل یا جز شائع کی طرف منسوب کیا تو طلاق واقع ہو جائیگی۔

سوال 5 :- یدک و رجلک طالق میں طلاق کا حکم بیان کریں مع اختلاف ۔؟
جواب :- عند الشافعی و زفر : یدک و رجلک طالق میں طلاق واقع ہوگی۔
دلیل :- یہ ایسے اعضا ہیں جن کے ذریعے عقد نکاح سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں لھذا جو اعضا اِس حکم پر ہوں گے ان کے لیے حکم طلاق بھی ہوگا۔
عندالاحناف :- یدک یا رجلک طالق سے طلاق نہیں ہوگی ۔
دلیل :- مرد نے طلاق کو غیر محل کی طرف منسوب کیا ھے لھذا یہ طلاق لغو ہو جائے گی جیسے

کوئی شخص کہے تیرے ناخن یا تھوک کو طلاق ہے تو کچھ نہیں ہو گا ۔

سوال 6 :- اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے انت طلاق من واحدۃ الی ثنتین یا من واحدۃ الی ثلاث کہا تو کیا حکم ہو گا مع اختلاف بتائیں ؟

جواب :- عند زفر : اگر کسی شخص نے انت طالق من واحدۃ الی ثنتین کہا تو کچھ بھی واقع نہ ہو گا اور اگر {الی ثلاث} کہا تو ایک طلاق واقع ہو گی ۔

دلیل :- غایت مغیا کے تحت داخل نہیں ہوتی ۔

عند الصاحبین :- پہلی صورت میں دو اور اور دوسری صورت میں 3 واقع ہونگی ۔

دلیل :- عرف میں اس مثل کلام سے کل مراد ہوتا ہے ۔

عند امام اعظم :- پہلی صورت میں 1 دوسری صورت میں 2 واقع ہوں گی ۔

دلیل :- عرف میں اس مثل کلام سے اکثر من الاقل یا الاقل من الاکثر مراد ہوتا ہے ۔

مسئلہ :- اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا انت طالق من ھھنا الی الشام تو ایک طلاق ہو گی اور شوہر رجعت کا مالک ہو گا ۔

مسئلہ :- اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا {انت طالق فی غد } اور کہا میں نے آخر النہار کی نیت کی ہے تو قضاءً امام اعظم کے نزدیک تصدیق کر لی جائے گی جبکہ صاحبین کے نزدیک نہ دیانۃ اور نا ہی قضاءً اس کی تصدیق کی جائے گی ۔

مسئلہ :- اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا { انت طالق امس } تو کچھ نہیں ہو گا ۔

مسئلہ : اگر انت طالق مع موتی یا مع موتک کہا تو کچھ بھی نہیں ہو گا ۔

مسئلہ :- عند ابی حنیفہ : اگر کسی شخص نے طلاق کو زیادتی کی قسم یا شدۃ کے ساتھ موصوف کیا تو طلاق بائن واقع ہو گی۔

عند الشافعی : طلاق رجعی واقع ہو گی کیونکہ طلاق مشروع ہوئی ہے رجعت کو پیچھے لاتے ہوئے لھذا رجعی ہو گی۔

مسئلہ :- اگر کسی شخص نے کہا انت طالق افحش الطلاق - اخبث الطلاق - اسوأ الطلاق - طلاق الشیطان

یا کالجبل یا مثل الجبل تو طلاق واقع ہوگی ۔

مسئلہ :- اگر کسی شخص نے غیر مدخول بھا کو تین طلاق دی ان الفاظ کے ساتھ انت طالق ثلاثا تو تینوں طلاق ہو جائیں گی - اور اگر طلاق کو متفرق کیا تو پہلی سے بائنہ ہو جائیگی۔

طلاق کنایہ کی دو قسمیں ہیں :

1۔۔ تین الفاظ ایسے ہیں جن کے ذریعے ایک طلاق رجعی ہوگی وہ الفاظ یہ ہیں ۔

اعتدی ۔ استبرئ رحمک ۔ انت واحدۃ

2 ۔۔ بقیہ کنایات کے جتنے الفاظ ہیں سب سے ایک بائنہ ہوگی اگر ایک کی نیت کرے اور اگر تین کی کرے تو تین واقع ہونگیں دو نہیں ہو سکتیں ۔

مسئلہ :- الفاظ کنایات مندرجہ ذیل ہیں۔

انت بائن ۔ بتتۃ ۔ بتلۃ ۔ حرام ۔ حبلک علی غاربک ۔ خلیۃ ۔ بریۃ ۔ اغربی ۔ اخرجی ۔ اذھبی ۔ قومی وغیرہ

مائلہ :- باب کنایات میں احوال تین طرح کے ہیں

1۔۔ حالۃ مطلقہ 2 ۔۔ حالۃ مذاکرہ 3 ۔۔ حالۃ غضب

اور کنایات کی بھی تین قسمیں ہیں ۔

1۔۔ جو جواب و رد کی صلاحیت رکھے ۔

2۔۔ جواب کی صلاحیت رکھے لیکن رد کی نہیں ۔

3۔۔ جو جواب کے ساتھ ساتھ سب و شتم کی بھی صلاحیت رکھے ۔

ان صورتوں کے احکام ملاحظہ ہوں

حالۃ مطلقہ یعنی رضا والی حالت میں طلاق نیت کے ساتھ ہی ہوگی ۔

حالۃ مذاکرہ طلاق میں اگر شوہر کہے میری طلاق کی نیت نہیں تو اسکی تصدیق نہیں کی جائے گی ۔

حالۃ غضب میں شوہر کی تصدیق کی جائے گی مگر ان الفاظ میں نہیں جو رد و شتم کی صلاحیت نہیں رکھتے ۔

مسئلہ :- کنایہ الفاظ کے ذریعے 2 کی نیت کرنا درست نہیں اس لیے کہ یہ عدد ہے اور طلاق کنایہ عدد کو شامل نہیں ۔

مسئلہ :- جب کسی شخص نے اپنی عورت سے کہا { اختاری نفسک یا طلقی نفسک } تو عورت کے لیے جائز ہے جب تک مجلس میں موجود ہے طلاق اپنے کو دے لے اگر عورت مجلس سے کھڑی ہو گئ یا دوسرے کام میں مشغول ہو گئ تو خیار باطل ہو جائے گا ۔

مسئلہ :- تفویض طلاق میں عورت یا مرد کے کلام میں لفظ نفس کا ذکر ہونا ضروری ہے ۔

مسئلہ :- عند ابی حنیفہ : جب کسی شخص نے طلاق کو نکاح کی طرف منسوب کیا تو طلاق نکاح کے بعد ہو گی۔

عند الشوافع :- طلاق واقع نہیں ہو گی۔

دلیل :- لا طلاق قبل النکاح

دلیل احناف :- یہ قول یمین کی مثل ہے شرط و جزا کے موجود ہونے کی وجہ سے لھذا یہاں شرط و جزا والا معاملہ ہو گا۔

مسئلہ :- جب کسی نے طلاق کو شرط پہ معلق کیا تو طلاق بعد الشرط ہو گی ۔

الفاظ شرط یہ ہیں :- ان , اذا , اذاما , کل, کلما, متی, متی ما یہ تمام الفاظ افعال کے ساتھ ملے ہونے کی وجہ سے وقوع جزا پر علامات ہیں اسی وجہ انہیں الفاظ شرط کہا جاتا ہے۔

مسئلہ :- اگر شرط ایسی ہو جسکو فقط عورت کی جانب سے جانا جائے تو وقوعِ طلاق میں عورت کا قول معتبر ہو گا ، مثلا : شوہر کہے ان حضت فانت طالق۔

مسئلہ :- اگر کسی نے انت طالق ان شاء اللہ کہا تو کچھ نہیں ہو گا ۔

مسئلہ :- عند الاحناف : مرد نے اپنی بیوی کو مرض الموت میں طلاق دی پھر وہ مر گیا ابھی عورت عدت میں تھی تو میراث کی مستحق ہو گی اگر وہ عدت کے ختم ہونے کے بعد مرا تو عورت میراث کی مستحق نہیں ہو گی۔

عند الشوافع :- دونوں صورتوں میں میراث نہیں ملے گی۔

دلیل :- کیونکہ زوجیت طلاق بائن کی وجہ سے باطل ہو چکی ہے اور میراث ملنے کا یہی سبب تھا

دلیل احناف :- مرض الموت میں زوجیت میراث کا سبب ہے اور شوہر نے اس کو باطل کرنے کا ارادہ کیا ہے لھذا اس کے ارادے کو اس پر لوٹا دیں گے ۔

مسئلہ :- وہ شخص جو قلعے میں محفوظ ہو یا جہاد کی صف میں ہو اور عورت کو طلاق دے دے تو

عورت میراث کی مستحق نہیں ہوگی ۔

مسئلہ :- مرد نے جب اپنی عورت کو ایک طلاق رجعی دی یا دو دجعی دیں تو مرد کے لئے حکم ہے کہ وہ عدت میں رجوع کرے خواہ عورت راضی ہو یا نا ہو ۔

رجوع کے طریقے :- شوہر کہے : راجعتک یا راجعت امراتی یا وطئ کرلے یا بوسہ دے دے یا شہوت سے چھولے یا فرج کی طرف شہوت سے دیکھ لے تو ان سب صورتوں میں رجوع ہو جائے گا ۔

مسئلہ :- رجوع میں مستحب یہ ہے کہ 2 گواہ بنا لے ۔

مسئلہ :- اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کو مرض الموت میں طلاق دی اور معاذ اللہ وہ مرتد ہوگئ پھر اسلام لے آئ اب وہ شخص مرض الموت کی وجہ سے مرگیا اور حال یہ ہے کہ یہ عورت ابھی عدت میں ہے تو وہ عورت میراث کی مستحق نہیں ہوگی ۔

مسئلہ :- مرد کہے میں نے تم سے رجوع کر لیا ، عورت کہے کہ میری عدت ختم ہو چکی ہے تو امام اعظم کے نزدیک رجوع درست نہیں ہوگا جبکہ عند الصاحبین درست ہوگا ۔

مسئلہ:- طلاق رجعی والی عورت زیب و زینت کر سکتی ہے ۔

ایلا :- جب مرد اپنی عورت کو کہے واللہ لا اقربک اربعة اشھرۃ تو وہ مولی یعنی ایلا کرنے والا ہوگا ۔

مسئلہ :- اگر مرد اپنی زوجہ کے قریب نہ گیا تو عورت بائنہ ہو جائے گی ۔

مسئلہ :- طلاق رجعی والی صورت میں ایلا ہو سکتا ہے جبکہ طلاق بائن والی صورت سے نہیں ۔

مسئلہ :- اگر کسی شخص نے اجنبیہ سے واللہ لا اقربک کہا یا انت علی کظھر امی کہا پھر اس سے شادی کر لی تو ایلا نہ ہوگا نہ ظہار ہوگا ۔

مسئلہ :-اگر مولی مریض ہو یا عورت مریضہ وغیرہ ہو تو رجوع کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنی زبان سے کہے فئت الیھا فی مدۃ الایلا تو ایلا ساقط ہوجائے گا ۔

ظہار: محللہ عورت کو محرّمہ عورت سے تشبیہ دینا۔

مثال:- انت علی کظھر امی۔

مسئلہ :- ظہار سے عورت مرد پر حرام ہوجاتی ہے کہ نہ مرد اس سے وطی کرسکتا ہے، نہ جماع کرسکتا ہے نہ بوسہ دے سکتا ہے حتی کہ اپنے ظہار کا کفارہ ادا کردے ۔

مسئلہ :- ظہار زمانہ جاہلیت میں طلاق تھا لیکن شریعت نے اسکے حکم کو ایسی حرمت کے ساتھ معلق کردیا جو کفارہ ادا کرنے سے زائل ہوجائے گی ۔

مسئلہ :- اگر کوئی شخص کفارہ ادا کرنے سے پہلے معاذ اللہ وطی کرلے تو اس پر نیا کفارہ نہیں حدیث پاک میں وارد ہونے کی وجہ سے ۔

مسئلہ :- اگر کسی شخص نے اپنی منکوحہ کو انت علی کبطن امی یا کفخذ امی یا کفرج امی کہا یا تو مظاہر ہو گا۔

مسئلہ :- جس شخص نے اپنی ازواج سے کہا انتن علی کظہر امی تو وہ شخص مظاہر ہو گا۔

مسئلہ :- ظہار کا کفارہ یہ ہے کہ غلام آزاد کرنا اگر یہ ممکن نہ ہو تو دو مہینے کے لگاتار روزے رکھنا اور اگر یہ نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہو گا۔

مسئلہ :- کفارہ غلام میں شوافع و احناف کا اختلاف

دلیل :- کفارہ حق اللہ ھے اور کفار اللہ پاک کے دشمن ہیں لھذا اسے اللہ پاک کے دشمنوں سے ادا کرنا درست نہیں جیسے کہ زکاۃ۔

عند الاحناف : عند الشوافع : غلام میں کافر ، مسلمان ، مرد ، عورت ، بچہ ، بڑا سب کافی ہیں ۔

دلیل :- آیت مبارکہ غلام آزاد کرنے کا حکم ہے اور یہ کافر کے آزاد کرنے سے متحقق ہوجاتا ھے ۔

مسئلہ :- اندھا ، ہاتھ اور پاؤں کٹا ہوا غلام کافی نہیں کیونکہ یہاں منفعت کی جنس فوت ہوچکی ھے ، اسی طرح انگھوٹے کٹا ہوا کافی نہیں ہو گا۔

مسئلہ :- مجنون لاعاقل ، مدبر ، اور ام ولد کا آزاد کرنا کافی نہیں ہو گا۔

مسئلہ :- وہ مکاتب جس نے کچھ ادا نہ کیا ہو اسکا آزاد کرنا

عند الشوافع : کافی نہیں ہو گا۔

دلیل :- کیونکہ وہ کتابت کی وجہ سے حریت کا مستحق ہوگیا گویا کہ وہ مدبر کے مشابہ ھے ۔

عند الاحناف : آزاد کرنا کافی ھو گا۔

دلیل :- حدیث "المکاتب عبد مابقی علیہ درھم" کی وجہ سے ۔

مسئلہ :- لعان : ایسی شھادات جو زوجین کے درمیان جاری ہو اور غضب و لعنت سے ملی ھو۔

مسئلہ :- قاضی کے حضور پہلے شوہر قسم کے ساتھ چار مرتبہ شہادت دے یعنی کہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے جو اس عورت کو زنا کی تہمت لگائی اس میں خدا کی قسم! میں سچا ہوں پھر پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اُس پر خدا کی لعنت اگر اس امر میں کہ اس کو زنا کی تہمت لگائی جھوٹ بولنے والوں سے ہو اور ہر بار عورت کی طرف اشارہ کرے پھر عورت چار مرتبہ یہ کہے کہ میں شہادت دیتی ہوں خدا کی قسم! اس نے جو مجھے زنا کی تہمت لگائی ہے، اس بات میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اُس پر اللہ پاک کا غضب ہو، اگر یہ اُس بات میں سچا ہو جو مجھے زنا کی تہمت لگائی۔

﴿ ایک اہم بات ﴾

نگران شوری حاجی محمد عمران عطاری فرماتے ہیں :-

درس نظامی کے طلباء کرام کو چاہیے کہ اس حد تک مطالعہ کرے اور عنوانات پر ایسی گہری نظر ہو کہ کسی بھی عنوان پر آپ کو گفتگو کا موقع ملے یا کسی موضوع پر آپنے بات کرنی ہو ۔

مثال کے طور آپ سے کوئی سوال کرے شفاعت مصطفی ﷺ پر کچھ ارشاد فرمائیے ؟

تو آپ کو اس سوال پر آیات مبارکہ اور روایات یاد آجائیں اور آپ قرآن و حدیث سے دلائل دینا شروع ہوجائیں المختصر مطالعہ ایسا ہو کہ کسی بھی عنوان و موضوع پر آپ سے تسلی و تشفی مع دلائل کے ساتھ گفتگو کی جاسکے۔

{ اجتماع افتتاح بخاری 23 مئی 2022 بروز ہفتہ }

کتبہ : نیاز رضا عطاری

6 فروری 2023 بروز پیر